سپیکر صاحب :۔ مولانا عبدالحق صاحب ! آپ نے تحریک میں کوئی حوالہ نہیں دیا کہ کس بات سے قومی یکجہتی متاثر ہو رہی ہے۔ محض ہوا میں معلق ایک تحریک پیش کر دی ہے۔ لہٰذا میں اسے مسترد کرتا ہوں۔

—— اس مرحلہ پر ایوان میں مولانا عبدالحق مدظلہ مفتی محمود صاحب اور وزیر تعلیم میں خاصی گرما گرمی پیدا ہوئی اور دونوں کو ایک دوسرے پر قوم کو الگ کرانے کے الزامات دہرائے گئے۔ مگر یہ فیصلہ تو آگے چل کر حالات اور تاریخ سے ہو سکے گا کہ نصاب تعلیم کے ذریعہ علیحدگی اور انتشار کی بنیاد ڈالی گئی یا نہیں —— اور یہ کہ اس کا ذمہ دار کون ہوگا۔ مگر مولانا عبدالحق اور ان کے ساتھی ارکان نے ایک نازک قومی مسئلہ پر اپنے فریضہ کی ادائیگی میں کوتاہی نہ کی۔

<u>ربوہ میں قادیانیوں کے سالانہ اجتماع پر تحریک التواء</u> دسمبر کے آخر میں ربوہ میں بڑے پیمانے پر قادیانیوں کے عالمی اجتماع کی خبریں آچکی ہیں۔ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت دئے جانے کے بعد ظاہر ہے کہ ایسے اجتماع میں کیا کیا تدبیریں اور ملک وملت کے خلاف سازشیں زیر غور آئیں گی حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ نے ۱۸ر دسمبر کو قومی اسمبلی میں اس مسئلہ کو تحریک التواء کے ذریعہ زیر بحث لانا چاہا اقلیتی امور کے وزیر ملک محمد جعفر نے تحریک کے نفس مضمون سنانے کی بھی مخالفت کی اور اسے زیر بحث لانا بھی مفاد عامہ کے خلاف (؟) قرار دیا سپیکر نے دوسرے دن پر اپنا فیصلہ ملتوی کر دیا۔ دوسرے دن ۱۹ر دسمبر کو سپیکر نے کہا کہ گو وزیر موصوف تو تحریک پیش کر دینے کے بھی خلاف ہیں مگر مجھے اس سے اتفاق نہیں محرک مولانا (مدظلہ) اسے پیش تو کر سکتے ہیں۔ البتہ اسے زیر بحث نہ لایا جائے۔ مولانا عبدالحق مدظلہ نے تحریک پیش کر دی جس کا متن یہ تھا کہ :

"ماہ رواں کے آخری ہفتہ میں قادیانیوں کا وسیع پیمانہ پر سالانہ اجتماع کے انعقاد کی خبریں آچکی ہیں اور یہ بھی کہ اس اجتماع میں بھارت سمیت باہر ممالک سے بھی وفود شرکت کر رہے ہیں۔ چونکہ یہ اجتماع عالم اسلام اور مسلمانوں کے نام پر ایک ایسا گروہ کر رہا ہے جسے آئین میں غیر مسلم اقلیت قرار دیا جا چکا ہے۔ اور خطرہ ہے کہ اجتماع اور اس کی تقاریر سے مسلمانوں کی دل آزاری ہوگی بلکہ ملک کی سالمیت کے خلاف بھی سکیمیں زیر غور لائی جائیں گی اس لئے اس اہم ترین مسئلہ پر قومی اسمبلی غور کرے۔"

تحریک کے بعد سپیکر کے رد کرنے کے باوجود مولانا نے کہا کہ آئینی ترمیم میں عقیدۂ ختم نبوت کے خلاف تبلیغ کو قابل تعزیر جرم قرار دیا گیا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ اس اجتماع میں کھلم کھلا ختم نبوت کے خلاف پرچار کیا جائیگا۔ اس لئے ایسا اجتماع آئین کی صریح خلاف ورزی ہے —— سپیکر نے کہا کہ چونکہ اس مسئلہ پر ۳ ماہ مسلسل غور ہو چکا ہے۔ ہر روز اسے اٹھایا نہیں جا سکتا۔ اور یہ کہ اب بطور اقلیت انہیں شہری حقوق دینے ہونگے۔ مولانا مدظلہ نے جواب دیا کہ شہری حقوق وہی ہونے چاہئیں جو آئین کے خلاف نہ ہوں۔ مگر سپیکر نے تحریک مسترد کر دی۔